98452 ـ اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو اسے طلاق

سوال

ایك شخص نے كہا: اگر میں نے فلاں عورت سے شادی كی تو اسے طلاق، كیا شادی كرنے كے بعد خود ہی اسے طلاق ہو جائیگی ؟
میرے خیال میں احناف اور مالكی حضرات كا كہنا ہے كہ: اس سے طلاق واقع ہو جائیگی، لیكن شافعی اور حنابلہ حضرات كے ہاں طلاق واقع نہیں ہوتی. كیا آپ مجھے اس سلسلہ میں راجح رائے كے متعلق بتا سكتے ہیں اور اس میں جمہور كی رائے كیا ہے ؟
كیا مالكیہ اور احناف كے پاس كوئی ایسی دلیل ہے جو ان كی رائے كو تقویت دیتی ہوكہ شادی سے قبل طلاق كے الفاظ بولنے سے شادی كے بعد خود بخود طلاق واقع ہو جائیگی ؟
آخر میں گزارش ہے كہ آیا اگر بغیر كسی عورت كے متعین كیے عبارت بولی جائے تو كیا شریعت میں اس كے متعلق كوئی اختلاف پایا جاتا ہے، اور اگر مخصوص عورت ہو تو پھر كیا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فقھاء كا اختلاف ہے كہ اگر كوئی شخص كہے: اگر میں نے فلاں عورت سے شادی كی ـ كسی معین عورت كا ذكر كرے ـ تو اسے طلاق.

اس میں شافعی اور حنبلی فقھاء كہتے ہیں كہ اگر اس عورت سے شادی كی تو طلاق واقع نہیں ہوگی، لیكن احناف اور مالكی حضرات كہتے ہیں كہ اسے طلاق ہو جائیگی.

لیكن اگر كوئی شخص یہ كہتا ہے كہ: ہر عورت جس سے میں شادی كروں اسے طلاق اس میں عورت كو متعین نہ كرے تو احناف كے ہاں اسے طلاق واقع ہو جائیگی، اس میں مالكی حضرات ان كی مخالفت كرتے ہیں ان كے ہاں طلاق اس وقت واقع ہوگی جب كسی عورت كی تعیین كی جائیگی، یا پھر وقت یا جگہ كی تعیین كی جائے، مثلا: ہر وہ عورت جس سے میں دس برس تك شادی كروں اسے طلاق.

شافعی اور حنابلہ كا مسلك راجح ہے جس پر صحیح دلیل بھی دلالت كرتی ہے، ترمذی شریف میں درج ذیل حدیث ہے:

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ بیان كرتے ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ابن آدم كى نذر اس چيز ميں نہيں جو اس كى ملكيت ہى نہيں، اور جس كا وہ مالك نہيں اس ميں طلاق بھى نہيں "

سنن ترمذى حديث نمبر (1181) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور سنن ابو داود ميں عمرو بن شعيب عن ابيہ عن جدہ سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس كے تم مالك ہو اسى ميں طلاق ہے، اور جس كے تم مالك ہو اس ميں آزادى ہے، اور جس كے تم مالك نہيں اس ميں بيع نہيں "

سنن ابو داود حديث نمبر (2190) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور امام بيھقى نے جمہور صحابہ كرام اور تابعين عظام سے بيان كيا ہے كہ وہ ان نصوص سے يہى سمجھے ہے كہ جب كوئى شخص يہ كہے كہ: اگر ميں فلاں عورت سے شادى كروں تو اسے طلاق، اور پھر وہ اس سے شادى كر لے تو طلاق واقع نہيں ہوگى كيونكہ اس نے طلاق كو معلق كيا ہے اور ايسے وقت ميں طلاق كے الفاظ بولے ہيں جب وہ اس كا مالك ہى نہيں. حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے فتح البارى ميں نقل كيا ہے.

اور ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے دريافت كيا گيا كہ ايك شخص نے كہا: ميں جس عورت سے بھى شادى كروں اسے طلاق اس كاحكم كيا ہے ؟

ان كا جواب تھا:

" كچھ نہيں، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو جب تم مومن عورتوں سے نكاح كرو پھر انہيں طلاق دو .

اور ابن خزيمہ نے بھى ان سے روايت كيا ہے كہ ان سے ايسے شخص كے متعلق دريافت كيا گيا جو يہ قول كہے:

جب ميں نے فلاں عورت سے شادى كى تو اسے طلاق ؟

انہوں نے فرمايا:

اس ميں كچھ نہيں، بلكہ طلاق تو اس كے ليے ہےجو مالك ہو.

لوگ كہنے لگے كہ: ابن مسعود تو يہ كہتے ہيں: جب وہ وقت مقرر كرے تو جيسے اس نے كہا (يعنى طلاق واقع ہو جائيگى) انہوں نے كہا: اللہ ابو عبد الرحمان پر رحم كرے اگر ايسا ہى ہوتا جيسا انہوں نے كہا ہے تو اللہ سبحانہ و

تعالی اس طرح فرماتے:

جب تم مومن عورتوں کو طلاق دو اور پھر نکاح کرو .

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب کوئی شخص کہے: اگر میں نے فلاں عورت سے شادی کی تو اسے طلاق، اس سے اسے طلاق نہیں ہوگی چاہے وہ اسی عورت سے شادی بھی کر لے "

پھر امام احمد رحمہ اللہ سے یہی بیان کر کے کہتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے، اور سعید بن مسیب اور عطاء اور حسن اور عروہ اور شعبی اور ابوثور کا بھی یہی قول ہے.

اور امام ترمذی نے اسے علی اور جابر اور عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہم اور سیعد بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح وغیرہ دوسرے تابعین فقھاء سے روایت کیا ہے، اور اکثر اہل علم کا قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 416).

امام بخاری رحمہ اللہ نے جمہور کا قول " طلاق واقع نہیں ہوتی " اختیار کیا ہے، اور اسے علی اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور تابعین کی ایك جماع سے نقل کیا ہے، امام بخاری کہتے ہیں:

" نکاح سے قبل طلاق کے متعلق باب، اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں چھونے سے قبل طلاق دے دو تو تمہارے لیےان پر کوئی عدت نہیں جسے وہ شمار کریں، انہیں فائدہ دو اور اچھے طریقہ سے چھوڑ دو .

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ سحبانہ و تعالی نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے، اس سلسلہ میں علی، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمن ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم، سالم، طاؤس، حسن، عکرمہ عطاء، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمن، عمرو بن ہرم، شعبی سے مروی ہے کہ طلاق نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتح القدیر (4 / 113) المنتقی للباجی (4 / 117) شرح الخرشی علی خلیل (4 / 38).

والله اعلم .